جذبات انسانی کو بھی اپیل کرتا ہے۔ نفسیات انسانی کو بھی ملحوظ رکھتا ہے اور عقل انسانی کو بھی جھنجھوڑتا ہے۔ صاحب وحی کا اپنا یقین مشاہداتی ہوتا ہے۔ وہ ظن و تخمین اور وہم و گماں سے کسی بھی مرحلے پر کام نہیں لیتا۔ جو کچھ کہتا ہے خم ٹھونک کر کہتا ہے۔ اپنے پروگرام کے مالہ و ماعلیہ کو ٹھونک بجا کر جانچنے کی دعوت دیتا ہے۔ عقلی و وجدانی بنیادوں پر اس کی تکذیب کی ہی نہیں جاسکتی نہ کسی دور میں کی گئی۔ جب کبھی اس کی تکذیب کی گئی' ضد و عناد اور مفاد پرستیوں کی اساس پر کی گئی۔ حواس سے حاصل کردہ علم کو چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ ایک سائنس دان دوسرے سائنس دان کی آسانی سے تردید کر سکتا ہے۔ تصوراتی علم کو پوری تحدی سے رد کیا جاسکتا ہے۔ ایک فلسفی دوسرے فلسفی کے نظریے کو پادر ہوا قرار دے سکتا ہے مگر تاریخ انسانی نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ ایک نبی نے دوسرے نبی کی تردید کی ہو' نہ تردید نہ اختلاف نہ اہانت نہ استخفاف بلکہ تائید کی اور علیٰ وجہ البصیرت کی۔ سبب یہ ہے کہ اس ذریعہ علم کا منبع ایک ہی ہے اور وہ کھلے دن کی روشنی سے بھی زیادہ یقینی اور حتمی ہے۔ علم کے اول الذکر دونوں ذرائع اپنے اپنے دائرہ کار میں لاکھ مفید سہی' مگر وحی کا دیا ہوا علم محسوسات و تصورات کے دیئے ہوئے علم کی کمزوریوں اور مجبوریوں سے یکسر پاک بھی ہے اور انسانی زندگی کی رہنمائی کا محفوظ ترین اور سب سے زیادہ با اعتماد ذریعہ بھی ہے۔


آئندہ شمارے میں

## "تاشقند و سمرقند کے پانچ روزہ سفر کے تاثرات"

مدیر اعلیٰ "الشریعہ" کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں

(ادارہ)

مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

# انسانی تمدن میں بگاڑ کے اسباب

امام ولی اللہ ؒ اپنی عظیم کتاب البدور البازغہ (جس میں امام ولی اللہ ؒ نے نظام خلافت کی حقیقت اور اسلام کا طبعی فلسفہ بیان کیا ہے) میں فرماتے ہیں کہ تمدن کے بگاڑ اور فساد کے بڑے بڑے اسباب سات ہیں۔ ان اسباب میں سے کوئی بھی سبب اگر انسانی سوسائٹی میں پایا گیا تو انسانی تمدن فاسد ہو جائے گا اور شہر اور ملک کے حالات متوازن اور صحیح نہ رہ سکیں گے۔ یہ اسباب درج ذیل ہیں:

## ا۔ تفریق کلمہ

اس سے مراد دین میں فرقہ بندی ہے۔ دین میں تفرقہ بازی اور فرقہ بندی سے لوگوں میں باہم اختلافات پیدا ہونگے۔ ہر فرقہ اپنی حقانیت کا دعویدار ہوگا اور جو فرقہ بھی ہوگا' اغلب یہ ہے کہ وہ باطل سے خالی نہ ہوگا۔ اب اگر یہ باطل عبادات میں ہوا تو لوگ معاد اور قیامت میں اس سے نقصان اٹھائیں گے۔ اور اگر یہ باطل معاملات میں شریک ہوا تو لوگ دنیا میں نقصان اٹھائیں گے۔ کیونکہ اختلافات اور تفرقہ بازی اور فرقہ بندی آپس میں مشاجرات و مخاصمات یعنی لڑائی جھگڑے قتل و قتال تک پہنچاتی ہے۔ اور یہی فساد کی جڑ اور بنیاد ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر تفرقہ کی وجہ سے لوگ دین سے برگشتہ ہوگئے ہوں یعنی مرتد ہو گئے ہوں یا زندقہ اختیار کر لیا ہو۔ ان کی اصلاح کی جائے۔ (زندیق اس شخص کو کہتے ہیں جو ایمان کے اقرار کے باوجود ضروریات دین میں سے کسی چیز کی ایسی غلط اور باطل تعبیر و تشریح اختیار کرے جو قرآن' سنت' صحابہؓ اور سلفؒ کی تعبیر کے

بالکل خلاف ہو۔ ایسا شخص بھی مرتد کا حکم رکھتا ہے۔) ایسے لوگوں کے شر اور فتنے سے لوگوں کو بچانے کیلئے مسلم حکومتوں کا فرض ہو گا کہ ایسے لوگوں سے توبہ کرائی جائے۔ اگر ان کے کچھ واقعی شکوک و شبہات ہوں تو انہیں حتی الامکان رفع کرنا چاہئے۔ اگر یہ توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں تو فبہا ورنہ ان لوگوں کو ختم کر دیا جائے۔ ان کا اعدام ان کے وجود سے زیادہ اوفق ہو گا۔ جب تک یہ لوگ اپنے باطل عقائد لوگوں میں پھیلاتے رہیں گے' انسانی سوسائٹی عذاب میں مبتلا رہے گی اور کسی کو چین اور سکون نصیب نہ ہو سکے گا۔ یہ لوگ عضو ماؤف کی طرح ہیں جو سارے جسم کی تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔

**۲۔ پوشیدہ فساد**

تمدن کے بگاڑ کا دوسرا سبب پوشیدہ فساد ہے جیسا کہ سحر کرنا اور اس سحر کے ذریعے سے لوگوں کو ایذا پہنچانا۔ اور جیسا کہ زہر لوگوں کو کھلانا۔ اور جیسا کہ عیاری و مکاری سے لوگوں کو تکلیف پہنچانا۔ عیار لوگ فریب کاری اور چال بازی سے لوگوں کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ مثلاً" کوئی آدمی لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہے' لیکن مال اس کے پاس موجود نہیں' اس کی غرض بھی یہی ہے کہ لوگوں کا حق اور ان کا مال ضائع کر دے' اور اس کو کسی طرح ہضم کر لے۔ اور جیسا کہ مسخرہ قسم کے مفتی حضرات جو لوگوں کو جھگڑے کی صورتیں اور طرح طرح کے غلط حیلے سکھاتے ہیں' جس کی وجہ سے ناجائز باتیں لوگوں میں پھیلتی ہیں اور غلط طریقوں کو شرعی جواز ملتا ہے۔ اور جس طرح کسی دشمن ملک کا جاسوس جو مسلمانوں کے ملک کے حالات معلوم کر کے ان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ سب تمدن کو بگاڑنے والے لوگ ہیں۔ اس لیے ان کو قید کرنا ضروری ہے اور بعض صورتوں میں ان کو قتل کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔

**۳۔ علانیہ فساد**

تیسرا سبب لوگوں کے مالوں کو خراب کرنا اور ضائع کرنا ہے۔ مثلاً" غصب (کسی کا مال ناحق چھین لینا)۔ ایسے شخص کو تمدن کی حفاظت کیلئے حسب حال تعزیر لگانا ضروری ہوگا۔ اور جیسا کہ چوری اور ڈاکہ' اس سے بھی تمدن انسانی درہم برہم ہو کر

بگڑ جاتا ہے۔ اس لیے دین میں چور اور ڈاکو کی جو سزا مقرر کی گئی ہے' اگر تمدن کی حفاظت مد نظر ہو تو ان کو قائم کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

## ۴۔ قتل ناحق

لوگوں کو قتل کرنا اور خونریزی بھی مفسد تمدن ہے۔ یہ قتل یا عمداً" ہوگا یا خطاء" یا شبہ عمداً"۔ ہر ایک کی سزا شریعت میں مقرر ہے۔ اسی طرح زخم لگانے سے لوگوں کو نقصان پہنچانا' اس کی بھی تفصیل شریعت میں موجود ہے۔ ہر ایک کے مطابق قصاص یا دیت کا حکم جاری کرنا تمدن کی حفاظت کیلئے از حد ضروری ہے۔

## ۵۔ لوگوں کی آبرو پر حملہ

تمدن کے بگاڑ کا پانچواں سبب لوگوں کی آبرو اور عزت پر حملہ کرنا' ان کو بے آبرو کرنا اور ان کے اسباب میں طعن کرنا ہے جیسا کہ کسی پر ناحق تہمت لگانا اور اس کو بدکاری سے متہم کرنا اور گالی گلوچ بکنا اور لوگوں کے ساتھ درشت کلامی کرنا۔

## ۶۔ لوگوں کو فساد پر ابھارنا

مثلاً" بدکاری اور زنا کرنا۔ کیونکہ ہر انسان کی جبلت میں اس شخص کے خلاف نفرت پائی جاتی ہے جو اس کی منکوحہ بیوی پر ازہام کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اقدام اس کی طبعی جبلت اور غیرت میں تغیر کے مترادف ہے اور اس میں لڑائی جھگڑے قتل و قتال جنگ و جدل کی نوبت آتی ہے۔ نیز اس میں نسل کی تباہی اور بربادی بھی لازم آتی ہے۔ اور سلسلہ نسب کا صحیح طور پر آگے چلنا' یہ ایک ایسی بات ہے جس کی خواہش ہر انسان اپنے دل میں پاتا ہے اور اس کا قصد کرتا ہے۔ نیز اس بری خصلت میں نکاح سے اعراض اور استغنا بھی ہے۔ جبکہ نکاح ارتفاق ثانی (اجتماعی ضرورتوں کا تقاضا) بلکہ ارتفاق اول (شخصی ضرورتوں کا تقاضا) کا ضروری تقاضا ہے۔ زنا کی طرح فساد پیدا کرنے والی چیز لواطت (سیڈمی) بھی ہے۔ اس بری خصلت میں مرد کی جبلت طبعی کو بگاڑنے والی بات ہے' کیونکہ مرد فاعلی کیفیت میں پیدا کیا گیا ہے' منفعل کیفیت میں نہیں پیدا کیا گیا اور اس بد اخلاقی سے نسل کا اہمال اور نکاح سے استغنا پیدا ہوتا ہے' جو کہ بذات خود تمدن کے برباد کرنے کا قوی ذریعہ ہے۔ اسی طرح قمار' جوا بازی

اور سودی کاروبار سے بھی تمدن برباد ہوتا ہے کیونکہ ان سے لوگوں کے اموال کو خراب اور ضائع کرنے کے علاوہ اس قدر جھگڑے اور تنازعات پیدا ہوتے ہیں جن کو شمار کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح شراب نوشی بھی مخرب تمدن ہے' کیونکہ اس سے دین کی خرابی پیدا ہوتی ہے اور ایسی مختلف لڑائیاں اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں جو ختم ہونے میں نہیں آتے۔ گویا اس کے ساتھ تمدن کی خرابی کے علاوہ اخلاق اور دین کی مکمل تباہی آتی ہے۔

## ۷۔ فطرت انسانی کو تبدیل کرنا

ساتواں سبب جس سے تمدن فاسد ہوتا ہے' وہ اس طبعی جبلت کو تبدیل کرنا ہے' جس پر مرد اور عورت کی پیدائش ہوئی ہے۔ مثلاً" مرد کی پیدائش ایسی عادات پر ہوئی ہے جو مردمیت اور رجولیت کے مناسب ہیں اور عورتوں کی پیدائش ایسی عادات پر ہے جو ستر اور پردہ سے مناسبت رکھتی ہیں۔ اب مرد کو چاہئے کہ وہ اپنی ان خصوصیات اور عادات کو ترک نہ کرے اور عورتوں کے لیے بھی مناسب ہے کہ وہ اپنا فیشن (لباس وضع قطع) اور اپنی مخصوص عادات و خصائل کو ترک نہ کریں' کیونکہ اس سے تمدن میں فساد و بگاڑ پیدا ہوگا۔

امام ولی اللہؒ نے فساد تمدن کے یہ سات اہم اسباب بیان کرنے کے بعد اجمالی طور پر ان کے علاج کی طرف بھی اشارات کیے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان امراض کا علاج کرنے والوں (حاکم اور بااختیار لوگ جنکے ہاتھ میں ملک اور نظام کی باگ ڈور ہوتی ہے) کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ اگر کسی شخص کے بارے میں یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہوجائے اور ثبوت میں اشتباہ اور شک نہ رہے تو وہ اس شخص پر اس جرم کی حد جاری کریں اور اگر جرم کے ثابت ہونے میں قطعیت نہ ہو' مثلاً" وہ شخص بھی جرم میں ملوث ہو اور اس کے ساتھ اور لوگ بھی شریک ہوں' تو ایسی صورت میں حاکم کا فرض ہوگا کہ ایسی زجر اور توبیخ کرے جس سے جرم کے سلسلہ کو توڑنے میں کامیابی حاصل ہو اور لوگ جرائم سے باز آئیں۔ پھر بات یہ ہے کہ فساد اور بگاڑ میں ان جرائم میں سے ہرایک جرم کی تاثیر الگ الگ ہے۔ بعض جرائم فساد پیدا کرنے